بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا نام ________________________ ہے۔

یہ ''میری کتاب'' ہے۔

فہرست

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	علم التجوید کی اہمیت	5	14	شد کی ادائیگی اور اس کی مشق	46
	ابتدائی ہدایات	10	15	حروفِ قمری اور حروفِ شمسی	47
	بترتیب مخارج حروف کا نقشہ	11	16	غنہ یعنی گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے	49
1	نظم	12	17	نون ساکن اور تنوین کے چار حال	50
	دانتوں کا نقشہ	13	18	میم ساکن کی تین حالتیں ہیں	54
2	مَخَارِجْ	14		مشق نمبر 3	55
3	حروفِ تہجی	20	19	رُمُوزِ اَوْقاف	57
4	بترتیب مخارج-حروف کی مشق	22	20	حروفِ موقوف علیہ	58
	مشق نمبر 1	23	21	حروفِ مقطعات کی ادائیگی	59
5	حَرکات یعنی زَبر، زِیر اور پیش کی ادائیگی	24	22	علامات اور بعض ضروری فوائد	60
6	تنوین، نونِ تنوین، شد اور جزم	25		زائد الف بموافق رسم الخط قرآن کریم	64
7	حُروفِ مدہ، حروفِ لین، ہمزہ اور الف	27		سجدہ تلاوت	66
8	حروف قلقلہ اور حروف صفیریہ کی ادائیگی	31		آدابِ تلاوت	69
9	موٹے پڑھے جانے والے کل حروف دس 10 ہیں	32		مختلف آیات کے جوابات	70
10	الف اور لام کو موٹا و باریک پڑھنے کا قاعدہ	33		مشق نمبر 4	74
11	''را'' کو موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے	34		دھرائی مخارج ← تعریف حرف کے نکلنے کی جگہ	76
	مشق نمبر 2	36		مرکب حروف پڑھنے کا طریقہ	82
12	ملتی جلتی آوازوں والے حروف اور ان کی مشق	37		ہجے کرنے کا طریقہ	82
13	مد یعنی کھینچ کر پڑھنے کے قاعدے	43			

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ آسان تجوید کا مطالعہ کیا مصنفہ نے بچوں کی نفسیات کا بھی خیال رکھا ہے اور آسان بنانے کیلئے بڑی محنت کی ہے اس محنت قرآن کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور امت مسلمہ کیلئے مفید تر بنائے آمین

محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

الحمد لله كما يليق لشانه والصلوة والسلام على نبيه محمّد واله وصحبه ومن تبعهم الى يوم الدين - وبعد

الاخت العزیزہ سلمہ کوکب کی سعی آسان تجوید کی شکل میں نظر سے گزری بالاستیعاب بادی النظر سے مطالعہ کیا الحمداللہ اچھی کوشش ہے پیارے انداز میں بچوں اور بڑوں کیلئے عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے باتصویر بنا کر اسکو مزید سہل اور دلچسپ بنا دیا گیا ہے۔ خواتین میں یہ محنت بہت کم دیکھی گئی ہے اللہ تعالی عزیزہ کی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور تمام بنات وخواتین اسلام کیلئے اسکو مفید بنائے - اور اپنے اور والدین واساتذہ کیلئے اسکو صدقہ جاریہ بنائے (ويرحم الله عبدا قال آمينا)

محمد عزیز

مدیر ادارۃ المساجد المشاریع الخیریہ لاہور - پاکستان

۲۹-۱-۲۰۰۱

علم التجوید کی اہمیت

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا (الفرقان 25/32)

(ترجمہ) ہم نے قرآن کریم کو (بواسطہ جبریل) ترتیل کے ساتھ۔ اپنے رسول ﷺ کو پڑھ کر سُنایا۔

اور دوسری جگہ فرمایا : وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا (المزمل 73/4)

(ترجمہ) قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (اطمینان) کے ساتھ پڑھو۔

اور تیسری جگہ فرمایا: وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ (بنی اسرائیل 17/106)

(ترجمہ) قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف اور واضح انداز میں ترتیل کے ساتھ اتارا تا کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ترتیل کے ساتھ پڑھ کر سُنائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''ترتیل'' کے معنی پوچھے گئے تو آپؓ نے فرمایا:

اَلتَّرْتِيْلُ: هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ (نشر ص 234 / ج 1)

یعنی: حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے

مذکورہ آیات سے ''ترتیل'' کی عظمت و اہمیت اور اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اور اس علم کی فضیلت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن آیتوں میں ''ترتیل'' کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ نیز اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ بھی قرآن ترتیل سے پڑھا کریں۔ اور لوگوں کو بھی ترتیل سے پڑھائیں۔ اور ان کو ترتیل ہی کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیں۔

چنانچہ آیات (وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ) اور (رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا)
میں ترتیل کی نسبت اپنی طرف کی ہے کہ ہم نے ترتیل کے ساتھ پڑھا اور سنایا ہے اور (وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا) میں نبی کریم ﷺ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا، اور (لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ) میں ترتیل کے ساتھ پڑھانے کا حکم ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے (اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَآ اُنْزِلَ)
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ قرآن کریم جس طرح اُترا ہے اُسی طرح پڑھا جائے۔
(ابن خزیمه فی صحیحه)

قرآن کریم خالص عربی زبان میں اترا ہے۔اس لیے اس کا لب ولہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہیے اور "فنِ تجوید" عربوں کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا
قرآن مجید کو عربوں کے لب ولہجہ کے مطابق پڑھو (بیہقی، زرین)
یعنی اُن کی طرح مخارج وصفات ادا کرو اور یہی "فنِ تجوید" ہے۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا
قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ خوبصورت آواز سے قرآن کریم کے حُسن میں اضافہ ہوتا ہے (رواهُ الدارمی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

پیارے بچو! ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زبان عربی تھی اور قرآنِ حکیم اسی زبان میں نازل ہُوا۔ جنت میں بھی یہی زبان بولی جائے گی۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کے لیے اس بات کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ: عربی زبان میں ہر حرف کی آواز جدا گانہ ہوتی ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتا ہے، جیسے ذَلَّ (وہ ذلیل ہُوا) زَلَّ (وہ پھسلا) ظَلَّ (وہ گیا) ضَلَّ (وہ گمراہ ہوا)

ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو "تجوید" کہتے ہیں اور یہ دراصل رَسُول اللہ ﷺ کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے

لہٰذا اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اُسی طرح پڑھیں جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے، تاکہ ہمیں قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملیں۔ اور اللہ پاک ہم سے خوش ہو جائیں تو پھر تمام اسباق کو اچھّی طرح سمجھ لو اور اُن کے مُطابق پڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

سلمٰی کوکب

ابتدائی ہدایات

قرآن کریم کو اس کی اصل زبان عربی میں پڑھیں۔
قرآن مجید اہلِ عرب کے لب ولہجہ اور تلفظ کے حُسن کے ساتھ پڑھیں۔
تلاوت کے آغاز میں اَعُوذُ بِاللّٰہ اور سُورۃ کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰہ پڑھیں۔سوائے سورۃ توبہ کے۔
دورانِ تلاوت سورت شروع ہو جائے تو صِرف بِسۡمِ اللّٰہ پڑھیں۔
دورانِ تلاوت کوئی دنیاوی بات نہ کریں۔اگر کوئی بہت ضروری بات کرنی ہو تو قرآنِ کریم کو بند کریں اور دوبارہ تعوذ پڑھ کر تلاوت شروع کریں۔
دورانِ تلاوت ایک حرف کو دوسرے حرف سے نہ بَدلیں۔
حرکات کو اِتنا نہ کھینچیں کہ حروف بن جائیں۔
حروفِ مدہ کی مقدار پُوری ایک الف کے برابر ادا کریں۔
حرکات وسکنات میں تبدیلی نہ کریں۔
پُر حروف کو پُر اور باریک حروف کو باریک ادا کریں۔
تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کریں،اگر ہو سکے تو ترجمہ سمجھ کر پڑھیں۔
قرآنِ کریم کو خوش الحانی سے پڑھیں اِس طرح قرآن مجید کے حسن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
اختتامِ تلاوت پر خیر و برکت کی اور قبولیّت کے لیے دُعا کریں۔
نوٹ:ایک الف کی مقدار عام حالت میں کھلی انگلی کو بند کرنا یا بند انگلی کو کھولنا ہے۔

بترتیب مخارج - حروف کا نقشہ

سبق-2 مَخارِج

مَخرَج کی تعریف حرف کے نِکلنے کی جگہ کو مَخرَج کہتے ہیں۔ حلق، زبان، منہ کا خلا، ہونٹ اور خیشوم (ناک کا بانسہ) میں سترہ 17 جگہیں ایسی ہیں جہاں سے انتیس 29 حروف تہجی ادا ہوتے ہیں

مَخارِج کی تفصیل

مخرج نمبر1

منہ کا خالی حصہ، اس سے تین 3 حروف ادا ہوتے ہیں **الف، و، ی،** جب یہ تینوں حروف، مدہ حالت میں ہوں

(نوٹ) جس خالی "الف" سے پہلے زبر ہو (ـَـا) الف مدہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مَالِكِ

جس "و" ساکن سے پہلے پیش ہو (ـُـوْ) واو مدہ کہلاتی ہے مثلاً: اَعُوْذُ

جس "ی" ساکن سے پہلے زیر ہو (ـِـیْ) یاء مدہ کہلاتی ہے

مثلاً: رَحِیْمٌ

حروف حلقی چھ ہیں

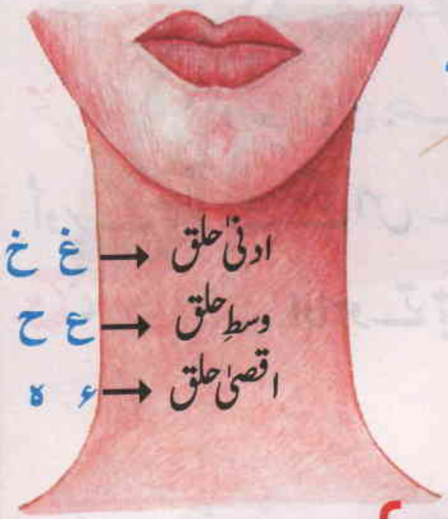

مخرج نمبر4	مخرج نمبر3	مخرج نمبر2
غ خ	ع ح	ء ہ
ادنیٰ حلق	وسطِ حلق	اقصیٰ حلق
حلق کا منہ کی طرف والا حصہ	حلق کا درمیانی حصہ	سینے کی طرف والا حصہ

حروفِ لَہَاتِیَہ ق ، ک

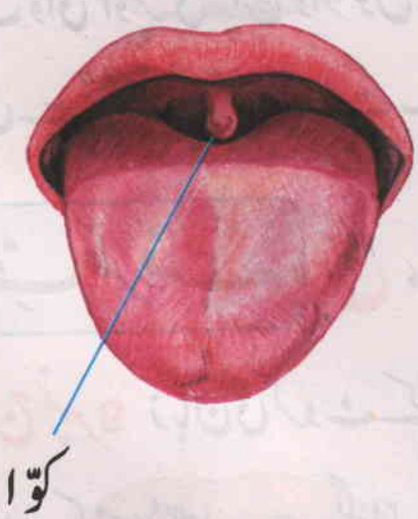

مخرج نمبر5 زبان کی جڑ جب کوّے کے قریب سے نرم تالو سے لگے تو اس سے "ق" ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر6 ق کی جگہ سے ذرا نیچے منہ کی جانب ہٹ کر اس سے ک ادا ہوتا ہے

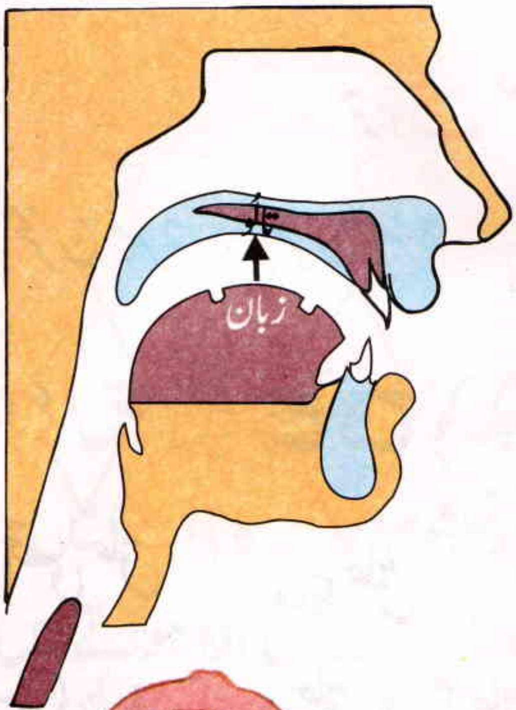

حروفِ شجریہ

ج، ش، ی

مخرج نمبر 7 وسطِ زبان جب بالمقابل اُوپر کے تالُو سے لگے اس سے **ج، ش، ی** ادا ہوتے ہیں۔

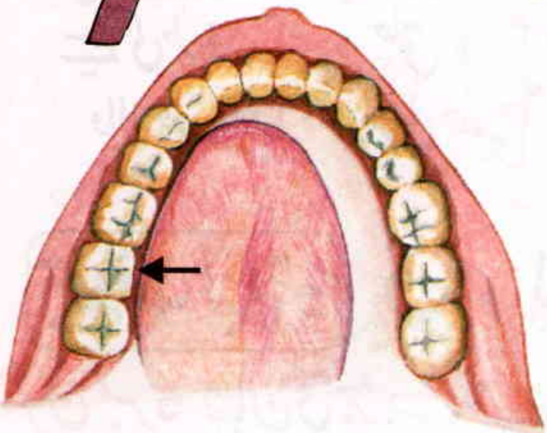

حرفِ حافیہ "ض"

مخرج نمبر 8 زبان کی کروٹ، جب بائیں طرف والی اُوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے تو اس سے **"ض"** ادا ہوتا ہے۔

حُروفِ طَرفِیہ ل، ن، ر

مخرج نمبر 9 زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حِصہ جب اُوپر ایک داڑھ اور دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے اس سے **"ل"** ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر 10 **'ل'** کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر جب اُوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے **"ن"** ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر 11

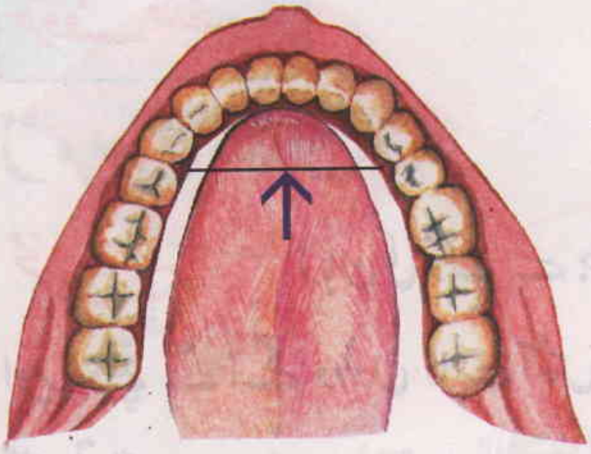

زبان کے کنارے کی پُشت جب اُوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے اس سے "ر" ادا ہوتا ہے۔

حروفِ نِطَعِیہ

ت، د، ط

مخرج نمبر 12 زبان کی نوک جب اُوپر (سامنے) والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے اس سے **ت، د، ط** ادا ہوتے ہیں

حرُوفِ لِثَوِیہَ

ث، ذ، ظ

مخرج نمبر 13 زبان کی نوک جب اُوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے اس سے **ث، ذ، ظ** ادا ہوتے ہیں۔

حُرُوفِ صَفِیرِیَہ

ز، س، ص

مخرج نمبر 14 زبان کی نوک سے جب اوپر، نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں ملیں تو اس سے ز، س، ص ادا ہوتے ہیں۔

حُرُوفِ شَفَوِیَہ

ب، م، و، ف

مخرج نمبر 15 اوپر والے دو دانتوں کا سرااور نیچے کے ہونٹ کا اندرونی حصہ اس سے 'ف' ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر 16 دونوں ہونٹ ہیں اس سے ب، م، و ادا ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ

ب، بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے
م، بند ہونٹوں کے خشک حصے سے

← اِطبَاقِ شَفَتَیْن

و ، ہونٹوں کو گول کرنے سے

اِنْضَامِ شَفَتَیْنْ

مخرج نمبر 17 خیشوم یعنی ناک کا بَانْسہ (جڑ) اس سے غُنہ نکلتا ہے

اس سے حروفِ غنہ نون، میم ادا ہوتے ہیں

نوٹ: آواز کو تھوڑی دیر ناک میں ٹھہرا کر گنگنی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں یہ ن - م اور ڈبل حرکت والے حرف پر ہوتا ہے

مَخْرَجْ معلوم کرنے کا صحیح طریقہ

حرف کو ساکن کر دیں اس کے شروع میں زبر والا ہمزہ لے آئیں جہاں حرف کی آواز ختم ہو گی وہی اس حرف کا مخرج ہو گا

سَبق - 4

بترتیب مخارج - حروف کی مشق

حروفِ مدہ تین ہیں ا - و - ی

حروفِ حَلقی چھ ہیں

ء - ھ ع - ح غ - خ

حروفِ لہاتیہ ق - ک

حروفِ شجَریہَ ج - ش - ي

حرفِ حَافیہ ض

حروفِ طَرَفیہ ل - ن - ر

حروفِ نِطَعیہ ت - د - ط

حروفِ لِثَوِیہ ث - ذ - ظ

حروفِ صَفیرِیہَ ز - س - ص

حروفِ شَفَوِیہَ ب - م - و - ف

حروفِ قَلْقَلَہ پانچ ہیں ق - ط - ب - ج - د

سات حروف مُستَعلِیہَ جو ہمیشہ موٹے پڑھے جاتے ہیں

ص - ض - ط - ظ - غ - خ - ق

گزارش: ان حُروف کو ساکن کر کے شروع میں زبر والا ہمزہ لگا کر پڑھائیں

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ وَشَاهِدٍ وَّ
مَشۡهُوۡدٍ ○ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ○
طُوۡبٰی لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَاٰبٍ ○

مقدار :

بڑی مد ~ کی مقدار: دو الف، تین الف، چار الف ہے۔

چھوٹی مد ~ کی مقدار: ایک الف، دو الف، تین الف ہے۔

مد اصلی کی مقدار: ایک الف ہے۔

نوٹ: ایک الف کی مقدار: عام حالت میں کھلی انگلی کو بند کرنا یا بند انگلی کو کھولنا ہے۔

سَبق - 16

غنہ یعنی گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے

قاعدہ 1 جب ''نون'' اور ''میم'' پر شد [نّ مّ] ہو تو ہمیشہ غنہ ہوتا ہے

جیسے عَمَّ اِنَّ

مشق کیجئے اِنَّ الَّذِيْنَ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ مِنَ الْيَمِّ

اِنَّآ اِلَيْنَا اَجَلَهُنَّ عَلَى النَّبِيِّ اُمَّ الْكِتَابِ

قاعدہ 2 م ساکن (مْ) پر غنہ اس وقت ہوگا جب اس کے بعد میم اور باء ہوں

جیسے: وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

اور جب ''میم'' اور ''باء'' کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو آواز کو ناک میں نہ کھینچیں

مثلاً اَلْحَمْدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

مشق کیجئے

اَمْ بِظَاهِرٍ اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اَلَمْ يَرَوْا عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ اَمْ زَاغَتْ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ○

اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○

ہوم ورک: اپنے سَبق میں سے ایسی مثالیں تلاش کر کے گول دائرہ لگائیں

قاعدہ 3 ''نون'' ساکن [نْ] اور ''تنوین'' [ـً ـٍ ـٌ] کے بعد حروف حلقی

ء ہ ع ح غ خ اور ''لام'' و ''را'' میں سے کوئی

حرف آجائے تو غنہ نہیں ہو گا بقیہ بیس حروف میں غنہ ہو گا۔

سَبق - 17

نون سَاکن اور تنوین کے چار حال ہیں

اخفاء (چھپانا)	اقلاب (بدلنا)	ادغام (ملانا)	اظہار (ظاہر کرنا)
ناک میں آواز چھپا کر غنہ کرنا	نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنا	دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا	غنہ نہ کرنا

اظہار: نون سَاکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی ء ہ ع ح غ خ میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہو گا یعنی غنہ نہیں ہو گا اس کو اِظہارِ حلقی کہتے ہیں

اِظہارِ حلقی کی مثالیں

تنوین کے بعد	نون سَاکن کے بعد	حروفِ حلقی
غُثَآءً اَحْوٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ	مِنْ اَخِیْهِ مَنْ اٰمَنَ	ء
جُرُفٍ هَارٍ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ	مِنْ هَادٍ مِنْهُ مِنْهُمْ	ہ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ	اَنْعَمْتَ مِنْ عَلَقٍ	ع
نَارٌ حَامِيَةٌ مِنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ	مَنْ حَرَّمَ وَانْحَرْ	ح
اَجْرٌ غَيْرُ رَبٌّ غَفُوْرٌ	مَنْ غَابَ مِنْ غَيْرِكُمْ	غ
نَخْلٍ خَاوِيَةٍ شَيْءٍ خَلَقَهٗ	لِمَنْ خَشِيَ مِنْ خَوْفٍ	خ

ھوم ورک: اظہارِ حلقی کو ذہن نشین کریں، مزید مثالیں تلاش کر کے انڈر لائن کریں۔

ادغام: نون سَاکن یاتنوین کے بعد حروفِ یَرْمَلُوْنَ (ی ر م ل و ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ل ر میں بغیر غنہ کے اور باقی چار حرفوں میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔

اِدغام بالغنہ کی مثالیں

تنوین کے بعد	نون ساکن کے بعد	یَنمو
خَیْرًا یَّرَهٗ ○ شَرًّا یَّرَهٗ ○	مَنْ یُّؤْمِنُ مَنْ یَّقُوْلُ	ی
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ شَیْءٍ نُّكُرٍ ○	مِنْ نَّبِیٍّ مِنْ نَّارٍ	ن
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بِتِجَارَةٍ مِّنْ	مِنْ مَّآءٍ مِنْ مِّثْلِهٖ	م
سِرَاجًا وَّهَّاجًا ○ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ○	مِنْ وَّالٍ اَفَمَنْ وَّعَدْنَا	و

اِدغام بلاغنہ کی مِثالیں

مَالًا لُّبَدًا جَنّٰتٍ لَّهُمْ	مِنْ لَّدُنْكَ یُبَیِّنْ لَّنَا	ل
عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ○ زَبَدًا رَّابِیًا ○	مِنْ رَّبِّكَ مَنْ رَّحِمَ	ر

نوٹ: سات جگہ پر قاعدہ جاری نہیں ہوتا

صِنْوَانٌ	قِنْوَانٌ	بُنْيَانٌ	دُنْيَا
يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ	نٓ وَالْقَلَمِ	مَنْ سكتة رَاقٍ	

ہوم ورک: ادغام کی مشق کریں اور پڑھتے ہوئے انڈر لائن کریں۔

اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد ب آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں علامت کے طور پر وہاں چھوٹی سی میم بھی لکھ دی جاتی ہے مثلاً مِنْۢ بَعْدِ

اِقلاب کی مثالیں

	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ب	مِنْۢ بَعْدِ مَنْۢ بَخِلَ	كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ○ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ○
	اَنْۢبِئُوْنِيْ بِذَنْۢبِهِمْ	حِلٌّۢ بِهٰذَا اَمَدًۢا بَعِيْدًا ○

اِخفاء: نون ساکن یا تنوین کے بعد اِن پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نرم غنہ کے ساتھ پڑھیں گے اِس اِخفاء کو اِخفاءِ حقیقی کہتے ہیں

مثلاً مِنْ قَبْلِكَ ط

پندرہ حُروف یہ ہیں ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك

اَنْزَلْنَا	كُتُبٌ قَيِّمَةٌ	اَنْذَرْنَا	شَيْئٍ قَدِيْرٌ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ	فَانْصَبْ	بِدَمٍ كَذِبٍ	
عِنْدَ	تَنْسٰى	اَنْتَ كُنْتُ	اُمَّةً قَدْ حُبًّا جَمًّا

كلاس ورک: قاعدہ اور مثالیں ذہن نشین کریں

ہوم ورک: پندرہ حُروفِ اِخفاء کی مِثالیں تلاش کر کے ترتیب وار لکھیں

حروف اظہار	(حروف حلقی)	6
حروف ادغام	(حرف یرملون)	6
حرف اقلاب	(ب)	1
حروف اخفاء		15
		28

نوٹ: الف: حَرف ساکن کے بعد نہیں آتا

سَبق-18

میم ساکن کی تین حالتیں ہیں

"م" ساکن کے بعد م آئے تو دونوں کو مِلا کر غنہ کے ساتھ مشدد ادا کریں گے مثلاً

اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ اِس کو ادغام شَفوِی کہتے ہیں۔

"م" ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کریں گے۔ اِس کو اِخفاءِ شَفوِی کہتے ہیں مثلاً

وَمَاهُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ○

"م" سَاکن کے بعد "م" اور "ب" کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔ یعنی غنہ نہیں ہوگا۔ اسکو اِظہار شَفوِی کہتے ہیں مثلاً

لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ اَلَمۡ تَرَ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ

خلاصہ: خلاصہ یہ ہوا کہ میم مشدد میں تو غنہ ہوتا ہی ہے مثلاً ثُمَّ عَمَّا اِسی طرح "م" ساکن کے بعد "م" اور "ب" کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو غنہ نہیں ہو گا

اِظہار شَفوِی	اِخفاءِ شَفوِی	اِدغامِ شَفوِی
↓	↓	↓
حروفِ اظہار (26)	حرفِ اخفاء 1 (ب)	حرف ادغام 1 (م)

هوم ورک: اظہار شَفوِی کی مثالیں تلاش کر کے گول دائرہ لگائیں

سَبق-19 رُمُوزِ اَوْقاف

س: وقف کا کیا معنی ہَے؟

ج: وقف کا معنی ہَے ٹھہرنا (وقف کی جمع اوقاف)

وقف کی تعریف: کلمہ کے آخری حرف کوساکن کرتے ہُوئے سانس لےکر ٹھہرنا مثلاً نَسْتَعِیْنُ سے نَسْتَعِیْنْ ۝

یعنی سانس اور آواز دونوں بندکردیں اورکلمہ کے آخری حرف کو ساکن پڑھیں

س: رُمُوزِ اَوقاف کا کیا مطلب ہَے؟

ج: وقف کی علامات کو رُمُوزِ اَوقاف کہتے ہیں

س: رُمُوزِ اوقاف کیا ہیں؟

ج: رُمُوزِ اوقاف یہ ہیں

علاماتِ وقف

آیت	وقف لازم	وقف مطلق	وقف جائز	وقف مجوز
○	م	ط	ج	ز

اِن علامات پر وقف کردیں

س: اِعادہ کسے کہتے ہیں؟

ج: پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کواعادہ کہتے ہیں

س: اعادہ کب کیا جاتا ہے؟

ج: اُوپرذکرکی گئی علامتوں پرٹھہریں تواعادہ نہ کریں اگرکوئی علامت نہ ہو یا "لا" ہوتو اعادہ کرنا چاہیے

سَبَق - 20 حروفِ موقوف علیہ

وقف کرتے وقت آخری حرف کو کیسے پڑھیں؟

حروفِ مدہ یا ساکن حروف میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی

وصل کی حالت		وقف کی حالت
ذٰلِكَ	زَبر والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	ذٰلِكْ
يَوْمِ	زیر والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	يَوْمْ
نَعْبُدُ	پیش والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	نَعْبُدْ
مَخْتُوْمٍ	دوزیر والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	مَخْتُوْمْ
قُرْاٰنٌ	دوپیش والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	قُرْاٰنْ
رَسُوْلِهٖ	کھڑی زیر والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	رَسُوْلِهْ
يَرَهٗ	اُلٹا پیش والا حرف بھی ساکن ہوجائے گا	يَرَهْ
مُسْفِرَةٌ	گول 'ة' وقف میں 'ہ' ساکن سے بدل جاتی ہے چاہے اس پر ـَ ـِ ـُ یا ـً ـٍ ـٌ ہوں	مُسْفِرَهْ
اَبْوَابًا	دوزبر وقف میں ایک زبر اور بعد میں ایک الف پڑھا جائے گا	اَبْوَابَا
يَسْعٰى	کھڑی زبر ویسی ہی پڑھی جائے گی	يَسْعٰى
يُحْيٖ	کھڑی زیر اگر ی کے نیچے ہو تو ویسی ہی پڑھی جائے گی	يُحْيٖ
رَفَعْنَا	الف سے پہلے زَبر ہو وقف میں ویسی ہی پڑھی جائے گی۔	رَفَعْنَا
رَبِّكَ الْاَعْلَى	بغیر حرکت کے 'ی' سے پہلے زبر ہو وقف میں کھڑی زبر کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے	رَبِّكَ الْاَعْلٰى
يَظُنُّ	مشدد حرف کو ساکن کر کے دو حرفوں کے برابر دیر لگائیں۔	يَظُنّْ
مُسَمًّى	جیسے لفظ پر وقف میں کھڑی زبر پڑھیں گے۔	مُسَمّٰى
مَعْدُوْدَاتٍ	لمبی تاء کو وقف میں تْ (ساکن) پڑھتے ہیں۔	مَعْدُوْدَاتْ

سَبق-21

حروفِ مُقَطَّعَات (بے جوڑ) کی ادائیگی

وہ حروف جو سُورتوں کے شروع میں آتے ہیں الگ الگ حروفِ ہجا کی طرح پڑھے جاتے ہیں حروفِ ''مُقَطَّعَات'' کہلاتے ہیں

صٓ	قٓ	نٓ	طٰهٰ
صَآدْ	قَآفْ	نُوْنْ	طَاهَا
يٰسٓ	طٰسٓ	طٰسٓمّٓ	الٓمّٓ
يَاسِيْنْ	طَاسِيْنْ	طَاسِيْمِيْمْ	اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ
الٓمّٓصٓ	الٓرٰ	الٓمّٓرٰ	حٰمٓ
اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ صَآدْ	اَلِفْ لَآمْ رَا	اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ رَا	حَامِيْمْ
حٰمٓ عٓسٓقٓ	كٓهٰيٰعٓصٓ		
حَامِيْمْ عَيْنْ سِيْنْ قَآفْ	كَآفْ هَا يَا عَيْنْ صَآدْ		
الٓمّٓ اللّٰهُ	نٓ وَالْقَلَمِ		
اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ اللّٰهُ	نُوْنْ وَالْقَلَمِ		

کلاس وَرک: طلبہ وطالبات کو اچھی طرح مشق کروائیے

ہوم وَرک: حُروفِ مقطعات زبانی یاد کریں

سَبق - 22

علامات اور بعض ضروری فوائد

سکتہ سکتہ والی جگہ پر تھوڑی دیر آواز بند کی جاتی ہے سانس نہیں توڑا جاتا قرآن کریم میں سکتہ چار جگہ ہے۔

سُورۃ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا

سُورۃ یٰس رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا

سُورۃ قیامہ میں مَنْ ۜ رَاقٍ

سُورۃ مطففین میں كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ

سکتہ وقف کی طرح ہی ہوتا ہے فرق صرف یہ ہے وقف میں کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے لہذا سورۃ کہف والی جگہ میں سکتہ اِس طرح کریں کہ عِوَجًا دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دیں اِسی طرح مَنْ رَاقٍ میں مَنْ کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کریں آگے رَاقٍ میں نہ ملائیں اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھیں پہلے دو موقعوں پر وقف کرنا بھی صحیح ہے۔ اِسی لیے وقف کی رَمزیں بھی بنی ہوتی ہیں

(لا) (ق) (صِلْ) (صلے) اِن نشانات پر نہ ٹھہریں، ملا کر پڑھیں (ع) رکوع کا نشان ہوتا ہے ۔

(وقف النبیؐ) جس لفظ پر یہ وقف ہو وہاں ٹھہرنا سنّت ہے۔

(الرُّبع) یہاں چوتھائی پارہ ختم ہوتا ہے۔

(النصف) یہاں آدھا پارہ ختم ہوتا ہے۔

(الثلٰثہ) یہاں پونا پارہ ختم ہوتا ہے

(السجدہ) یہ آیت کے ختم پر لکھا ہوتا ہے اِس آیت کو پڑھنے اور سُننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

(وقفہ) سانس اور آواز دونوں توڑ دیتے ہیں

(اِمالہ) کے معنی ہیں جھکانا: مَجْرٖہَا اصل میں مَجْرَاهَا تھا اَلِفْ کو یا کی طرف اور اس سے پہلے زبر کو زیر کی طرف جھکانے کا نام اِمالہ ہے یہ قرآن کریم میں صرف ایک جگہ سورۃ ہود میں ہے

مَجْرٖہَا کا تلفظ مَجْرےھَا ہے جیسے قطرے ہے مَجْرِیْ هَا نہیں

تشدید: تشدید والا حرف دو دفعہ پڑھا جاتا ہے پہلے ساکن پھر متحرک اِس لیے تشدید والے حرف کی ادائیگی میں دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے۔ مثلاً اَبْ بَ، سے اَبَّ

اسی طرح حرفِ مشدد پر وقف ہو تو حرف کی ادائیگی میں قدرے دیر ہونی چاہیے کیونکہ مشدد حرف پہلے ساکن تھا پھر متحرک، وقف میں یہ متحرک بھی ساکن ہو گیا تو دونوں ساکن ادا کرنے چاہیئں جیسے:

اَلْمُعِزّْ	عَدُوّْ	عَلَی النَّبِیّْ	یَظُنّْ

سکون: سکون کی ادائیگی یہ ہے کہ حرف میں حرکت یا ہلنے کی کیفیت نہیں ہونی چاہیئے اسی لیے اَلْحَمْدُ کے لام کو یا اَنْعَمْتَ کے نون کو ہلانا غلط ہے

نون قطنی: چھوٹی میم کی طرح چھوٹا ''ن'' دونوں لفظوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے۔ اُسے اگلے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے لیکن اگر پہلا لفظ ساتھ نہ ملائیں تو چھوٹا نون نہیں پڑھا جائے گا (یعنی وقف کی صورت میں نہیں پڑھا جائے گا)

قَدِيْرُ ۨالَّذِىْ لُمَزَةِ ۨالَّذِىْ عَادَا ۨالْاُوْلٰى

قرآن کریم میں چار اَیسے الفاظ ہیں جو صاد سے لکھے جاتے ہیں اور صاد پر چھوٹا سا ''س'' بھی لکھا جاتا ہے

وَيَبْصُۜطُ (البقرہ 2/245) بَصْۜطَةً (اعراف 7/69)

اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ (الطّور 52/37) بِمُصَيْطِرٍ (غاشیہ 88/23)

پہلے دو لفظوں میں صرف ''س'' ہی پڑھیں گے نمبر ۳ میں ''س'' اور ''ص'' دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں نمبر ۴ میں صرف ''ص'' پڑھیں گے

لَاتَاْمَنَّا کو پڑھنے کا طریقہ : لَاتَاْمَنَّا میں جو نون مشدد ہے تشدید کی وجہ سے یہ پہلے ساکن پڑھا جائے گا پھر متحرک جس وقت پہلے ساکن پڑھیں تو دونوں ہونٹوں کو گول کر لیں اور ساتھ ہی الف کے برابر غنہ بھی کریں کیونکہ مشدد ہے اور ہر نون مشدد میں غنہ ضروری ہے جب نون کو متحرک پڑھیں تو ہونٹوں میں گولائی بالکل نہ رہے

لفظ ءَاَعْجَمِیٌّ کے دوسرے ہمزہ کو نرمی سے پڑھیں اِس کو تسہیل کہتے ہیں

بَسَطْتَّ	اَحَطْتُّ	مَافَرَّطْتُّ	مَافَرَّطْتُّمْ

ان چار حرفوں کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے "طا" کو موٹا اور پھر "تاء" کو باریک ادا کریں اِس کو ادغام ناقص کہتے ہیں

لفظ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں

قاف کی آواز کو بالکل ختم کر کے صرف ایک کاف مشدد ادا کریں۔ اِس کو ادغامِ تام کہتے ہیں
پہلے قاف کو موٹا اور پھر کاف کو باریک ادا کریں اِس کو ادغامِ ناقص کہتے ہیں

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ کو بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ

پڑھیں کیونکہ اَلِاسْمُ میں اَلْ اور اِسْمٌ کا ہمزہ دونوں نہیں پڑھے جائیں گے جبکہ لکھنے میں باقی رہیں گے۔

فِیْهٖ مُهَانًا میں "ہاء" کو کھینچ کر پڑھیں گے، ہماری قرآت (روایت حفصؒ) میں اسے فِیْهِ هُدًی کی طرح فِیْهِ مُهَانًا پڑھنا صحیح نہیں

زائد الف بموافق رسم الخط قرآن کریم

قرآن مجید میں بعض جگہ ''الف'' لکھا گیا ہے جن پر گول (اْ) نشان ہوتا ہے یہ الف زائد ہے وصل اور وقف دونوں میں نہیں پڑھا جاتا

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	سورۃ آیت نمبر
اَوْيَعْفُوَاْ	اَوْيَعْفُوَ	بقرہ 2/237
اَنْ تَبُوْٓءَاْ	اَنْ تَبُوْٓءَ	مائدہ 5/29
لِتَتْلُوَاْ	لِتَتْلُوَ	رعد 13/30
لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	کہف 18/14
لِيَرْبُوَاْ	لِيَرْبُوَ	روم 30/39
لِيَبْلُوَاْ	لِيَبْلُوَ	محمد 47/4
نَبْلُوَاْ	نَبْلُوَ	محمد 47/31
ثَمُوْدَاْ	ثَمُوْدَ	چار جگہ ہود، فرقان، عنکبوت، نجم
قَوَارِيْرَاْ (دوسرا)	قَوَارِيْرَ	دھر 76/15
لَاْ اَنْتُمْ	لَاَ نْتُمْ	الحشر 59/13
بَصْۜطَةً	بَسْطَةً	الاعراف 7/69
يَبْصُۜطُ	يَبْسُطُ	بقرہ 2/245

ھوم ورک: تمام کلمات، سورۃ اور آیت نمبر کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

قرآن کریم میں ایسے سات کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہُوا الف وصل میں نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے

اَنَا	جہاں کہیں بھی ہو	اَلرَّسُوْلَا	احزاب 33/66
لٰكِنَّا	کہف 18/38	اَلسَّبِيْلَا	احزاب 33/67
اَلظُّنُوْنَا	احزاب 33/10	سَلَاسِلَا	دھر 76/4
		پہلا قَوَارِيْرَا	دھر 76/15

نوٹ: اَنَامِلَ - اَنَاسِیَّ - اَنَابَ - اَنَابُوْا

لِلْاَنَامِ میں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا

ہوم ورک: سات کلمات زبانی یاد کریں۔

سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں بعض مقامات پر حاشیہ اور ختمِ آیت پر بطورِ علامت ''السجدہ'' لکھا ہوتا ہے نماز میں اور پڑھنے اور سُننے والے کو ایک سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔ یہ سجدہ اسی وقت کرنا چاہیئے کبھی رہ جائے تو اس کی قضا ثابت نہیں ہے۔

سجدہ میں یہ دُعا تین بار پڑھیں

سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ

میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ہستی کے لیے، جس نے اُسے پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی

وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ

اور کھولے اس کے کان اور آنکھیں اپنی خاص حفاظت اور مدد کے ساتھ

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

برکت والا ہے اللہ بہت اچھّا پیدا کرنے والا

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر سجدہ میں جائیں اور تین بار دُعا پڑھیں اور اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر اُٹھ جائیں ۔

تلاوت قرآن پاک کے فضائل

قرآن پاک کی حیثیت قانون اور تاریخ کی عام کتابوں جیسی نہیں جن سے اصل غرض صرف مسائل و واقعات ہوتے ہیں اور ان کے الفاظ کا وِرد مقصود نہیں ہوتا

بلکہ یہ محبوبِ حقیقی، خُدائے ذوالجلال کا پیغامِ محبّت ہے جس کو شوق و تعظیم کے ساتھ نمازوں میں، اور خارج نماز بار بار پڑھنے کا حکم ہے اور اس کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اَٹکنے والے کو مشقت کی وجہ سے دُگنی ملتی ہیں۔ اِس عظیم اجر کی بشارت دیتے وقت رسول اللہ ﷺ نے حروفِ مقطّعات الٓمّٓ کی مثال دے کر فرمایا یہ تین حروف ہیں یعنی ان پر تیس نیکیاں ہیں جن حُروف کے معنی اہلِ علم کو بھی معلوم نہیں ان کی مثال دینا اِس بات کی دلیل ہے کہ معنی و مطلب سمجھے بغیر بھی قرآن کی تلاوت عظیم عبادت ہے۔ لیکن صرف الفاظ پر قناعت اور مطلب سے بے خبری یقیناً علمِ حقیقی سے محرومی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

* ''تم میں سب سے بہتر قرآن سیکھنے اور سکھانے والے ہیں'' (بخاری)
* ''تلاوت کرنے والا خُدا سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس کو بِن مانگے وہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں جو دُعائیں کرنے والوں کو بھی بعض دفعہ نہیں ملتیں''۔(ترمذی، دارمی، بیہقی)
* جو قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرے، اور اُس کے حکموں پر عمل کرے اُس کے والدین کو نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سُورج سے بڑھ کر ہوگی۔(احمد، ابوداؤد)
* قرآن کریم کا ماہر نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)
* ''جو شخص قرآن پاک پڑھ کر اُس کو اپنی زندگی پر نافذ کرے گا وہ اَپنے خاندان

کے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی خود اُس کو جو ملے گا وہ بے حساب ہوگا۔" (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

آدابِ تلاوت

تمام نیک اَعمال کا ثواب رضائے الٰہی کی نیت سے ملتا ہے جو عمل شہرت یا مال کی خاطر کیا جائے، وہ مردود ہو جاتا ہے قرآن پاک باوضو ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ قرآن پاک جہاں سے بھی پڑھا جائے، پہلے تَعَوُّذْ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کا حُکم ہے۔ اور سُورۃ توبہ کے سوا تمام سُورتوں کے شروع میں تَسْمِيَه یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا ضروری ہے۔

اگر درمیان سُورت سے شروع کرنا ہو تو تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھنا مستحب ہے یا صرف تعوذ بھی کافی ہے۔ تلاوت کرتے کرتے سُورت شروع ہو جائے تو صرف بِسْمِ اللّٰه پڑھنی چاہیئے دورانِ تلاوت اجنبی گفتگو سے بچیں ورنہ دوبارہ تعوذ پڑھ کر شروع کریں قرآن مجید تکلف سے پاک اچھی آواز میں پڑھنے کا حکم ہے لیکن راگ اور نوحہ کی طرز اور فرفر پڑھنا جس سے لفظ پورے ادا نہ ہوں ممنوع ہے۔

نوٹ: تَعَوُّذْ کو استعاذہ اور تَسْمِيَه کو بَسْمَلَه بھی کہتے ہیں۔

مختلف آیات کے جوابات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیاتِ رحمت پر سوال کرتے اور آیاتِ عذاب پر پناہ پکڑتے تھے۔ چنانچہ ذکر رحمت و جنّت پر مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ اور رحمت والوں کے ذکر پر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ کہنا چاہیئے اور بیانِ عذاب پر اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْهُ اور عذاب والوں کے بیان پر اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ کہنا چاہیئے (سورۃ الرحمٰن 55 میں) فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کے جواب میں لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ (سورۃ واقعہ 56/94 کے آخر میں آیت نمبر 96) پر فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (سورۃ ملک 67 کے اختتام پر) اَللّٰهُ یَاْتِیْنَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ - سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ○ سورۃ الاعلیٰ 94 کا جواب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی والتین 98 کے آخر میں

بَلٰى وَ اَنَا عَلٰى ذَالِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْن کہنا ۔ اور سُورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے آخر میں 'امین کہنا سنّت ہے ۔

تلاوتِ کلام پاک کے بعد

مجلسِ ذِکر یا تلاوتِ قرآن پاک سے فارغ ہونے پر سُورہ والصفت کی آخری تین آیات پڑھنا سلف صالحین کا طرزِ عمل ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

جب قرآن پاک ختم کیا جائے تو بہتر ہے کہ قرآن پاک کی اُسی وقت ابتداء کردی جائے سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ المفلحون تک پڑھیں۔

آخر میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ وَاَمَرَنَا
بِتَرْتِيْلِهٖ وَتَجْوِيْدِهٖ حَيْثُ قَالَ : وَرَتِّلِ

الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا   وَجَعَلَ ذَالِكَ مِنْ اَعْظَمِ
عِبَادَتِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ قَالَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ فَطُوْبٰى لِمَنْ يَّشْتَغِلُ بِالْقُرْاٰنِ
تَعْلِيْمًا وَّتَعَلُّمًا ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ
حَمَلُوْهُ فَجَوَّدُوْهُ تَجْوِيْدًا

امابعد

مسلمانوں کے لیے جس طرح قرآن مجید کے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اوراس کے احکام وحدود پرعمل کرنا ایک عبادت وفریضہ ہے، اسی طرح ان پر قرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا اوراُس کے حروف کو منقول وثابت طریق کے موافق ادا کرنا بھی لازم وفرض ہے۔

اور اُمّت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے حروف وکلمات اور حرکات وسکنات آج تک محفوظ ہیں اِسی طرح اس کا طریقہ ادائیگی بھی من وعن اب تک محفوظ ہے اور یہ وہ طریقہ ہے جِسے "**تجوید وتصحیح** اور ترتیل" سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جس طرح قرآن فہمی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے "فرمودہ معانی" ہی معتبر ہو سکتے ہیں اسی طرح "اندازِ تلاوت" بھی وہی مقبول ہے جو بارگاہِ نبوی ﷺ تک متصل سند سے ثابت ہو۔

یہ ایک مستقل علم ہے جس کے ذریعہ قرآن مجید کے حرفوں کی ادائیگی اوران کا اصل تلفظ محفوظ ہے اوراس علم کے ضروری "مسائل وقوائد" سیکھے بغیر قرآن کا تلفظ صحیح نہیں ہوسکتا۔

تجوید کے مطابق تلاوت نہ کرنے کی وجہ سے کلامِ الٰہی کے مطالب ومعانی اِس حد تک بدل جاتے ہیں کہ ایسی تلاوت بسا اوقات گناہِ کبیرہ کا سبب ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذٰلِكَ

عربی زبان میں ہر حرف کی اپنی جُدا گانہ آواز ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتے ہیں، کیونکہ یہ اَمر واضح ہے کہ الفاظ ہی سے معانی پیدا ہوتے ہیں، اگر الفاظ بدل جائیں گے تو معانی کا بدلنا ایک ظاہری سی بات ہے مثلاً "ذَلَّ" ذال کے ساتھ ہو تو معنی ہُوئے۔ وہ ذلیل ہُوا ۔ اور " زَلَّ " زا کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ۔ وہ پھسلا ۔ اور "ظَلَّ" ظا کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ۔ وہ ہو گیا اور "ضَلَّ" ضاد کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں وہ گمراہ ہوا اس طرح قَلْبٌ = دل ۔ كَلْبٌ ۔ کُتا ۔ نَصْرٌ = مدد = نَسْرٌ = گِدھ ۔ ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

ہر شخص کو چاہیئے کہ قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کے لیے بھر پُور کوشش کرے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کُچھ وقت اِس علم کو سیکھنے میں صرف کرے تا کہ مطلوب انداز میں قرآن کے حُسن سے تعلق قائم ہو سکے اور پھر اِس کی بدولت ''تلاوتِ قرآن'' کی تمام تر فضیلتیں حاصل ہو سکیں۔

اللہ ربّ العزّت توفیق عطا فرمائے (آمین)

یہ کتاب ''آسان تجوید'' آپ کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ اِس کو عامۃ المسلمین کے لیے مُفید بنائے اور ہم سب کے لیے اور ہمارے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے ۔ آمین ثم آمین

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ

سلمیٰ کوکب

دھرائی

مخارج ← تعریف حرف کے نکلنے کی جگہ

تفصیل

مخرج نمبر	حروف کے نام	مخرج	حرف کی تعداد	حروف
1	حروفِ مدّہ	منہ کا خالی حصہ	3	ا، و، ی
2	حروفِ حلقی	اقصیٰ حلق	2	ء، ہ
3		وسطِ حلق	2	ع، ح
4		ادنیٰ حلق	2	غ، خ
5، 6	حروفِ لہاتیہ	زبان کی جڑ کوے کے قریب سے نرم تالو سے لگے	2	ق، ک (ق کی جگہ سے ذرا منہ کی جانب ہٹ کر ک)
7	حروفِ شجریہ	وسط زبان بالمقابل اوپر کے تالو سے لگے	3	ج، ش، ی
8	حرفِ حافیہ	زبان کی کروٹ بائیں طرف والی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے	1	ض
9	حروفِ طرفیہ	زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حصہ جب اوپر ایک داڑھ اور دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ل
10	=	ل کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر زبان جب اوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ن
11	=	زبان کے کنارے کی پشت جب اوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ر
12	حروفِ نطعیہ	زبان کی نوک اوپر سامنے والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے	3	ت، د، ط
13	حروفِ لثویہ	زبان کی نوک اوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے	3	ث، ذ، ظ
14	حروفِ صفیریہ	زبان کی نوک سے جب اوپر نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں ملیں	3	ز، س، ص
15	حروفِ شفویہ	اوپر والے دو دانتوں کا سرا اور نیچے کے ہونٹ کا اندرونی حصہ ملیں تو	1	ف
16		(i) ہونٹوں کو گول کرنے سے	1	و
		(ii) بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے	1	ب
		(iii) بند ہونٹوں کے خشک حصے سے	1	م
17	حروفِ غنّہ	آواز کو تھوڑی دیر ناک میں ٹھہرا کر گنگنی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں	2	ن، م اور ڈبل حرکت والے حروف

حرکات کی ادائیگی

زبر سیدھا مُنہ کھول کرادا کیا جاتا ہے

زیر ہونٹوں کو نیچے کی طرف جُھکا کر

پیش ہونٹوں کو گول نا تمام بند کر کے

تنوین میں ـً ـٍ ـٌ ہرایک کو تنوین کہتے ہیں

نونِ تنوین تنوین کو ادا کرتے وقت نون کی آواز پیدا ہوتی ہے

نونِ قطنی نونِ تنوین کو جب زیر دے کر اگلے حرف میں ملادیں لُمَزَةِنِ الَّذِیْ

جَزم اِس ـْ ـہ شکل کی طرح ہے جَزم والے حرف کو حرفِ سَاکن کہتے ہیں۔ جزم والا حرف پہلے حرف سے مِل کر صرف ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے

حروفِ مدّہ حروفِ مَدّہ تین ہیں (1) زبر کے بعد خالی اَلِفْ بَا

(2) زیر کے بعد جزم والی یا رِیْ

(3) پیش کے بعد جزم والا واؤ سُوْ

حروفِ لین حُروفِ لین دو ہیں (و، ی) جب یہ ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرف پر زبر ہو تو ان کو نرمی سے ادا کرنا چاہیئے (بَوْ ۔ بَیْ)

ہمزہ اور الف کا فرق اَلِفْ ⟵ ہمیشہ خالی ہوتا ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہوتی ہے۔ درمیان یا آخر میں آتا ہے شروع میں نہیں آتا۔ یہ نرمی سے اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے۔

ہمزہ ⟵ چاہے الف کی شکل کا ہو لیکن زبر، زیر، اور پیش والا ہو تو ہمزہ کہلاتا ہے ہمزہ ساکن ہو تو جھٹکے اور سختی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ہمزہ سے پہلے زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ ہمزہ شروع، درمیان اور آخر میں تینوں طرح آتا ہے۔

حروفِ قلقلہ : جن حروف کو ہلا کر پڑھا جائے ب د ج ط ق

حروفِ صفیریہ : جن حروف میں سیٹی کی طرح آواز نکلے ز س ص

حروفِ مستعلیہ : جن حروف کو موٹا پڑھا جائے خ غ ص ض ط ظ ق

حروفِ شبہ مستعلیہ : وہ حروف جو کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جائیں ا ل ر

الف کا قاعدہ الف سے پہلے موٹا حرف ہوتو الف بھی موٹا ہوگا اور اگر اس سے پہلے باریک حرف ہوتو یہ بھی باریک ہوگا

لام کا قاعدہ لفظ اللہ یا اَللّٰہ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہوتو لام موٹا پڑھیں گے۔ اگر اس سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہی پڑھیں گے۔ باقی تمام لام باریک ہی پڑھے جاتے ہیں۔

را کا قاعدہ را کے اوپر زبر یا پیش ہوتو وہ موٹی ہوگی اور جب را کے نیچے زیر ہوگی تو وہ باریک ہوگی۔ ر ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہوتو وہ موٹی ہوگی۔ را پر ٹھہرتے وقت جب اس سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہوتو یہ موٹی ہوگی زیر ہوتو باریک ہوگی۔

ملتی جلتی آوازوں والے حروف

حروف	آوازوں میں فرق
ء	کی آواز سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے
ع	قدرے نرمی اور بغیر جھٹکے والی
ت	باریک اور بغیر جھٹکے والی
ط	موٹی اور جھٹکے والی
ث	باریک اور نرم
س	باریک اور سیٹی والی
ص	موٹی اور سیٹی والی
ح	درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے
ہ	''ھائے'' کی ھا کی طرح ہوتی ہے
ذ	باریک اور نرم
ز	باریک اور سیٹی والی
ظ	موٹی اور نرم
ض	بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے جماؤ سے نکلتی ہے۔
ق	موٹی اور جھٹکے والی
ک	باریک اور بغیر جھٹکے والی

نون ساکن اور تنوین کے چار حال

اظہار (ظاہر کرنا)	ادغام (ملالنا)	اقلاب (بدلنا)	اخفاء (چھپانا)
غنہ نہ کرنا	(دوحرفوں کوملا کر پڑھنا)	(نون ساکن یا تنوین کو م سے بدل کر پڑھنا)	(ناک میں آواز چھپا کر غنہ کرنا)

اظہار: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف (ء-ہ-ع-ح-غ-خ) میں سے کوئی حرف ہوتو اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں ہوگا

ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف (ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ل، ر میں بغیر غنہ کے اور باقی چاروں حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا

نوٹ: سات جگہ یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، قِنْوَانٌ، دُنْيَا يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ مَنْ سکتہ رَّاقٍ

اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ب'' آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ علامت کے طور پر چھوٹی میم بھی لکھی جاتی ہے۔

اخفاء: نون ساکن یا تنوین کے بعد پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نرم غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

میم ساکن کے تین حال

ادغام: م ساکن کے بعد م آئے تو دونوں کو ملا کر غنہ کے ساتھ ادا کریں گے۔ اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔

اخفاء: م ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کریں گے۔ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں

اظہار م ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ کوئی بھی حرف آ جائے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں ہوگا۔ اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں

نوٹ: میم مشدد پر بھی غنہ ہوگا

وقف وقف کا معنی ہے ٹھہرنا۔ کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرتے ہوئے سانس لینے کیلئے ٹھہرنا۔

رموزِ اوقاف وقف کی علامات کو رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں

آیت	وقف لازم	وقف مطلق	وقف جائز	وقف مجوز
○	م	ط	ج	ز

اعادہ پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں

سکتہ سکتہ والی جگہ پر تھوڑی دیر آواز بند کی جاتی ہے لیکن سانس نہیں لیا جاتا